پریس ریلیز

سرکاری اداروں کی مزدور یونینوں کا ڈسکوز کی نجکاری فوری طور پر روکنے کا مطالبہ۔

اسلام آباد، یکم جولائی 2026: پبلک سروسز انٹرنیشنل (PSI) کی ملحقہ مزدور یونینوں نے آج حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ بجلی تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز) کی مجوزہ نجکاری فوری طور پر روکی جائے۔ یونینوں نے ایک نئی تحقیقی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران بجلی پیدا کرنے کے شعبے میں نجکاری کی پالیسیوں نے نجی کمپنیوں کو غیر معمولی مالی فوائد پہنچائے اور صارفین کے لیے بجلی مزید مہنگی کی، جبکہ نجی شعبے کی جانب سے بجلی کی حقیقی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہو سکا۔

یہ رپورٹ، **Paying more for less** پاکستان کے نجکاری شدہ بجلی کے شعبے میں ادائیگیاں اور منافع، گزشتہ روز فریڈرک ایبرٹ شٹفٹنگ (FES) پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقدہ قومی مزدور کانفرنس 2026 میں جاری کی گئی۔ یہ رپورٹ پبلک سروسز انٹرنیشنل (PSI) اور فریڈرک ایبرٹ شٹفٹنگ (FES) کی مشترکہ کاوش سے تیار کروائی گئی، جبکہ اسے سینٹر فار انٹرنیشنل کارپوریٹ ٹیکس اکاؤنٹیبلٹی اینڈ ریسرچ (CICTAR) نے مرتب کیا۔

رپورٹ کے مطابق 2021 سے 2024 کے دوران بجلی خریداری کے معاہدوں (Power Purchase Agreements) کے تحت آزاد بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں (IPPs) کو کی جانے والی ادائیگیاں دوگنا سے بھی زیادہ بڑھ گئیں، جبکہ گزشتہ دو برسوں میں ان ادائیگیوں کا 60 فیصد سے زائد حصہ صرف کیپیسٹی پیمنٹس کی مد میں ادا کیا گیا۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ گزشتہ دس برسوں میں نجی شعبے میں بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بڑھانے پر کھربوں روپے کی سرمایہ کاری کے باوجود بجلی کی حقیقی پیداوار میں معمولی اضافہ ہوا، جبکہ اس وقت ملک کی تقریباً دو تہائی بجلی سرکاری شعبے کے بجلی گھروں سے پیدا ہو رہی ہے۔

یونین نمائندوں نے نشاندہی کی کہ کئی نجی کمپنیوں کو بجلی کی پیداوار میں کمی کے باوجود اربوں روپے کی کیپیسٹی پیمنٹس ادا کی گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ رپورٹ کے نتائج سنجیدہ عوامی بحث اور حکومتی نظرثانی کے متقاضی ہیں، اور کسی بھی مزید نجکاری سے قبل موجودہ بجلی خریداری معاہدوں اور سابقہ نجکاری پالیسیوں کے صارفین، مزدوروں اور قومی معیشت پر اثرات کا ایک آزاد اور شفاف جائزہ لیا جانا چاہیے۔

پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مزدور رہنماؤں نے کہا کہ سستی اور قابلِ استطاعت بجلی معاشی ترقی، صنعتی فروغ اور عوامی فلاح کے لیے ناگزیر ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ بجلی کی مسلسل بڑھتی ہوئی قیمتیں گھریلو صارفین اور کاروباری طبقے دونوں پر شدید مالی بوجھ ڈال رہی ہیں، جبکہ ڈسکوز کی نجکاری نہ صرف صارفین پر مزید دباؤ بڑھا سکتی ہے بلکہ سرکاری اداروں کے ملازمین کے روزگار کو بھی غیر یقینی صورتحال سے دوچار کر سکتی ہے۔

ایڈورڈ ملر، (CICTAR) کے محقق اور رپورٹ کے مرکزی مصنف نے کہا:

نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے اختیار کی گئی پالیسیاں نجی کمپنیوں کے لیے بھاری منافع کا ذریعہ تو بن رہی ہیں اور صارفین کے لیے بجلی مہنگی کر رہی ہیں، مگر حقیقی بجلی پیداوار میں اضافہ نہیں کر رہیں۔ ان میں سے بہت سے معاہدے 2040 کی دہائی تک جاری رہیں گے، جبکہ بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث صارفین قومی گرڈ چھوڑ رہے ہیں اور اس کا مالی بوجھ سب سے کمزور طبقے پر منتقل ہو رہا ہے۔ بجلی پیدا کرنے کے شعبے میں نجکاری سے پیدا ہونے والا بحران تقسیم کار کمپنیوں کی مزید نجکاری سے حل نہیں ہوگا۔

عبداللطیف نظامانی آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین کے صدر نے کہا:

جب نجی کمپنیاں غیر فعال اثاثوں پر اربوں روپے وصول کر رہی ہیں، اسی وقت واپڈا کے کارکن نہایت کم لاگت پر ملکی معیشت کا پہیہ چلا رہے ہیں۔ نجکاری کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر ملازمتیں ختم ہوئیں، غیر مستقل روزگار کو فروغ ملا اور بجلی عام لوگوں کی پہنچ سے دور ہو گئی۔ بجلی ایک بنیادی عوامی خدمت ہے جس کا انتظام عوامی مفاد اور جمہوری نگرانی کے تحت ہونا چاہیے۔ ہماری یونین خاموش نہیں بیٹھے گی اور نہ ہی نجی سرمایہ کاروں کو عوام اور ہماری برادریوں سے اربوں روپے منافع سمیٹنے دے گی۔ ہم بجلی کے شعبے کی مزید نجکاری کی ہر کوشش کی بھرپور مزاحمت کریں گے۔

یونینوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مزدور تنظیمیں ہمیشہ جمہوری اور قانونی ذرائع سے نجکاری کی مخالفت کرتی رہی ہیں۔ انہوں نے نیشنل انڈسٹریل ریلیشنز کمیشن (NIRC) کی جانب سے حال ہی میں سی ڈی اے مزدور یونین کے حق میں دیے گئے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ نجکاری اور آؤٹ سورسنگ کو منظم اور اجتماعی جدوجہد کے ذریعے مؤثر انداز میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔

چوہدری محمد یٰسین، جنرل سیکرٹری، سی ڈی اے مزدور یونین اسلام آباد نے کہا:

اسی سال مارچ میں سی ڈی اے مزدور یونین نے نیشنل انڈسٹریل ریلیشنز کمیشن میں صفائی، پانی کی فراہمی، ماحولیات اور دیگر بنیادی عوامی خدمات کی نجکاری کے خلاف مقدمہ میں انصاف حاصل کیا۔ یہ فیصلہ ثابت کرتا ہے کہ نجکاری اور آؤٹ سورسنگ کو منظم اور اجتماعی جدوجہد کے ذریعے روکا جاسکتا ہے۔ یہی ماڈل پاکستان کے دیگر شعبوں میں بھی اپنانے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی ٹریڈ یونین تحریک عوامی خدمات کی نجکاری کے خلاف متحد رہے گی کیونکہ ایسی پالیسیاں مزدوروں کو غیر محفوظ روزگار میں دھکیلتی ہیں اور انہیں باوقار روزگار سے محروم کرتی ہیں۔

کیٹ لیپن، ریجنل سیکرٹری، پبلک سروسز انٹرنیشنل ایشیا پیسیفک نے کہا:

یہ نجکاری کا نظام اخلاقی اور معاشی دونوں اعتبار سے ایک سنگین ناکامی ہے۔ نجی کمپنیاں غیر فعال بجلی گھروں پر اربوں روپے کماتی ہیں جبکہ محنت کش خاندان بڑھتے ہوئے بجلی کے نرخوں کے بوجھ تلے دب رہے ہیں۔ تقسیم کار کمپنیوں کی نجکاری سے قومی آمدنی کا مزید حصہ عوام کی جیبوں سے نکل کر نجی شعبے کے منافع میں تبدیل ہوگا۔ اس رپورٹ نے نجکاری کی جو ناکامیاں بے نقاب کی ہیں، وہیں حکومتوں کے سمجھنے کے لیے بتاتی ہے کہ قابلِ تجدید توانائی کی جانب منتقلی کی قیادت نجی شعبے کے حوالے کرنا سنگین خطرات کا باعث بن سکتا ہے۔

۔ پریس کانفرنس کے اختتام پر PSI سے وابستہ مزدور یونینوں نے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ:

- بجلی تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز) کی مجوزہ نجکاری فوری طور پر روکی جائے
- موجودہ بجلی خریداری معاہدوں اور کیپیسٹی پیمنٹ نظام کا شفاف اور آزادانہ جائزہ لیا جائے۔
- بجلی کے شعبے میں اصلاحات کے تمام مراحل میں شفافیت، عوامی نگرانی اور جوابدہی کو یقینی بنایا جائے۔
- سستی اور قابلِ رسائی بجلی کو بنیادی عوامی خدمت کے طور پر محفوظ رکھا جائے۔
- مزدوروں کے حقوق، روزگار کے تحفظ اور باوقار کام کے اصولوں کی مکمل ضمانت دی جائے۔
- بجلی کے شعبے سے متعلق کسی بھی بڑے فیصلے سے قبل ٹریڈ یونینوں اور دیگر متعلقہ فریقوں سے بامعنی مشاورت کی جائے۔

اس پریس کانفرنس میں شریک مزدور راہنما چوہدری عبدالرحمٰن عاصی، لالا سلطان خان، رمضان خان اچکزئی، گوہر تاج، جاوید بلوچ، چوہدری سرفراز، ولی الرحمٰن و دیگر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور یونینوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ معیاری عوامی خدمات، سستی بجلی، باوقار روزگار اور ایک ایسے شفاف توانائی نظام کے لیے اپنی مشترکہ جدوجہد جاری رکھیں گی جو پاکستان کے عوام کے مفادات کا حقیقی تحفظ کرے۔

۔جاری کردہ۔

Mir Zulfiqar Ali | weropk14@gmail.com | +92 3139230101

Asad Ur Rehman Aasi | aasi.tradeunionist@gmail.com | +92 3344988149